سوامی دیانند

کے

قول و فعل

جسمیں

سلطان المناظرین جناب عبد الکبیر خاں صاحب کبیر
جلالپوری سابق پنڈت دہرم ویرجی آریہ نے سوامی دیانند
سرستی کے حالات زندگی کا فوٹو کھینچکر دکھایا ہے

جسکو

خاکسار (ویرجی) محمد ابراہیم نے رفعت شیر خاں کی ثبت القلم میں لکھوا کر

جیدؔ برقی پریس بلیماران دہلی میں چھپوا کر شایع کیا

تعداد ۱۰۰۰ قیمت فیجلد ۲/

امداد:- مسلمان انجمنوں۔ صاحب ثروت مسلمانوں کو ہمارے رسالے خرید کر ملک میں ہر جگہ پہنچانے چاہئیں؟

۷۸۶

إِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُکَذِّبِیْن

اللہ پسند نہیں کرتا جھوٹوں کو

تفاوت پہ قول و عمل کے نظر کر دکھاتے ہیں غلطی تری تجکو خودسر

قول و فعل

واضح ہو کہ سوامی دیانند اپنے منتویہ (مسلمات) نمبر ۲ کے بموجب سوائے وید کے اور کسی کتاب کو صحیح اور قابل تسلیم نہیں مانتے۔ کہتے ہیں:۔ دیکھو منتویہ نمبر ۲۔ "چاروں ویدوں کو منترہ من الخطا سوتہ پرمان یعنی مستند بالذات مانتا ہوں۔ وہ بذات خود مستند ہیں کہ جنکے مستند ٹھیرنے کیلئے احتیاج کسی دوسری کتاب کی نہیں جس طرح سورج یا چراغ اپنی شکل کے آپ ہی ظاہر کرنے والے اور زمین وغیرہ کے بھی مشاہدہ میں آنیکا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح چاروں وید ہیں چاروں ویدوں کے برہمن وغیرہ چھ انگ۔ چھ اپانگ۔ چار اپ وید اور ۱۱۲۷ ویدوں کی شاکھا جو کہ برہما وغیرہ مہارشیوں کی تصنیف بطور ویدوں کی شرح کے ہیں اُنکو پرتہ پرمان یعنی مستند بالغیر یعنی ویدوں کے مطابق ہونیسے متوجب تسلیم مانتا ہوں اور جو ان میں ویدوں کے خلاف باتیں ہیں اُن کا اپرمان کرتا ہوں یعنی ان کو درست و صحیح تسلیم نہیں کرتا"۔ اس کی تائید کے واسطے دیکھو ستیارتھ پرکاش سملاس ۳ فقرہ ۱۰۷ و ایضاً

فقرہ ۱۱۱ جس جس امر کی بابتہ ویدوں میں ہدایت کرنے یا چھوڑنے کی کیگئی ہے ہم اُسی کو ٹھیک ٹھیک عمل میں لانا یا ترک کرنا جانتے ہیں۔ اور چونکہ ویدہی قابل تسلیم ہے اسواسطے ہمارا اعتقاد وید ہے۔

مذکورہ بالا اعتقاد کی بنیاد پر ہم وثوق کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ سوامی دیانند مہاراج نے جو بات بھی اپنی کسی کتاب میں لکھی ہوگی وہ ضرور وید کے حکم کے بموجب ہوگی اب خواہ اُنہوں نے حوالہ کسی کتاب سے دیا ہو یا نہ ہمیں شک نہیں کہ وہ بات ضرور وید کے موافق ہوگی۔ اسلئے یہ بات ہرگز قابل پذیرائی نہیں ہو سکتی کہ یہ بات وید میں نہیں لکھی۔ یا فلاں کتاب سے لکھی گئی ہے جو غلط ہے یا سوامی صاحب نے بلاحوالہ لکھی ہے۔ وغیرہ۔

سوامی دیانند فرماتے ہیں

قول نمبر ۱۔ ستیارتھ پرکاش سملاس ۵ فقرہ ۷ "ست بمعنی سچ۔ جیسا آتما میں ویسا دل میں جیسا دل میں ویسا زبان پر۔ جیسا زبان پر ویسا فعل میں لانا۔ اور اسکے خلاف اودیا یعنی جہالت ہے۔

فعل نمبر ۱۔ دیکھو سوانح عمری مہرشی سوامی دیانند سرستی مرتبہ لالہ لاجپت رائے صفحہ ۱۴۶ سطر ۱۱۔ اُنہوں نے اپنے خیالات کو اپنی ماں سے چھپایا صفحہ ۱۵۵ سطر ۶۔ گو سوامی جی بظاہر اپنے والد کے ساتھ گھر جانے کا اقرار کرتے رہے مگر دل میں وہ اپنے ارادے پر ایسے ہی مستقل تھے جیسا کہ اُن کے والد انہیں گھر لیجانے پر۔ (سوامی جی کے جو دل میں تھا زبان پر نہیں لائے۔ وید کے خلاف کیا پس ایسا کرنیوالا کس جون میں جانا چاہیئے۔ کبیر)

قول نمبر ۲۔ दोषेषदोषा रोपणं चस्तात جھوٹ بولنے کا نام نندا (برائی) اور سچ بولنے کا نام اُستتی یعنی تعریف ہے

فعل نمبر ۲ سوانحعمری مذکور صفحہ ۱۴۵ سطر ۱۶ یہاں سے میرا ارادہ گھر کی طرف ہی جانیکا تھا۔ سطر ۱۸ میں آپ کے ساتھ جانیکو راضی ہوں صفحہ ۱۴۵ سطر ۱۵ لوگوں کے بہکانے سے میں ادہر آنکلا ہوں۔ کیا سوامی صاحب نے یہ سچ بولا۔ یا جھوٹ۔ فرمائیے جھوٹ بولنے والا کس جون میں جانا چاہیئے۔ کبیر۔

قول نمبر ۳۔ سملاس ۴ فقرہ ۵۲۔ آبرت یعنی جھوٹ دوسرے کے خوش کرنیکو بھی نہ بولے۔

فعل نمبر ۳۔ سوانحعمری صفحہ ۱۴۵ سطر ۱۵۔ کہا لوگوں کے بہکانے سے اس طرف آنکلا ہوں۔ سطر ۱۶۔ یہاں سے میرا ارادہ گھر کی طرف ہی جانیکا تھا سطر ۱۸ میں آپ کے ساتھ جانیکو راضی ہوں (افسوس سوامی صاحب نے اپنے باپ سے محض اُسکو خوش کرنیکے لئے اپنے قول اور وید کے خلاف جھوٹ بولا۔ باپ کو دہوکا دیا اُن سے فریب کیا)

قول نمبر ۴۔ ستیارتھ پرکاش سملاس ۲ فقرہ ۳۳ بچے کسی پاکھنڈی۔ بدچلن آدمی کا یقین نہ کریں۔ اور جس جس نیک عمل کے لئے ماں۔ باپ۔ اتالیق حکم دیں۔ اُسی کی خاطر خواہ تعمیل کریں۔

فعل نمبر ۴ دیکھو دیانند چرتر درپن صفحہ ۸ سطر ۲۲۔ بانکانیر کے زمیندار کا لڑکا جو سوامی جی کے گانوں سے چند کوس کے فاصلہ پر تھا سوامی جی کے گانے ناچنے وغیرہ پر عاشق ہو گیا اور سوامی جی اُس پاکھنڈی کے قابو میں آگئے اور اُسکے ساتھ ہی گھر سے بھاگ نکلے۔ دوم اسی سال سوامی جی کے والد نے انہیں شیوراتری کے برت کرنے کے لئے حکم دیا مگر سوامی جی نے تعمیل نہیں کی صفحہ ۱۳۹ سطر ۳ سوانحعمری مذکور۔ پھر صفحہ ۱۴۷ سطر بعمر بیس سال شادی کرنیکا ارادہ کیا سوامی جی نے مخالفت کی۔ سطر ۱۹۔ شادی کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ صفحہ ۱۴۹ سطر ۱۵۔ اُن کے والد نے انہیں زمینداری کے کام میں لگانے کی خواہش ظاہر کی مگر اُنہوں نے منظور نہیں کیا۔ صفحہ ۱۴۸ سطر ۵۔ انکی ماتا اور خاندان کے آدمیوں نے مخالفت کی اور کہا کہ جہاں تک ہوسکے گھر ہی پکڑ رکھیو

(کیا یہ عمل نیک نہیں تھے۔ جو اپنے باپ کے حکم کی جو آپکا اتالیق بھی تھا تعمیل کر کے اپنے قول اور وید دونوں کی اپنے عمل سے توہین کی)

قول نمبر ۵۔ جس جس عمل سے ترپت یعنی زندہ ماں باپ وغیرہ بزرگ خوش کئے جا سکیں اُس کا نام ترپن ہے۔ لیکن وہ زندوں کے لئے ہے مردوں کے لئے نہیں (اچھا جناب مردوں کا نہیں زندوں کا ہی سہی ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کبیر)

فعل نمبر ۵۔ فعل نمبر ۴ میں آپ نے تمام کاموں سے زندہ ماں، باپ اور بزرگوں کو کیسا خوش کیا۔ سوانح عمری صفحہ ۱۵۰ و ۱۵۱۔ آخر بماہ جیٹھ شام کے وقت گھر سے نکل گئے اور پہلی رات تو اُنہوں نے اپنے گاؤں سے آٹھ میل کے فاصلے پر بسر کی وغیرہ۔ صفحہ ۱۵۴۔ سدہ پور میں سوامی جی کو اُن کے والد نے گرفتار کیا اور آدمیوں کی حراست میں رکھا لیکن دیکھو صفحہ ۱۵۵ سطر ۹۔ قضا کار رات کے تین بجے کے قریب پہرہ والا سو گیا۔ سوامی جی کو ایسی حالت میں نیند کہاں تھی موقعہ دیکھکر فوراً اس جگہ سے نکل کھڑے ہوئے اور آدھ کوس کے فاصلہ پر باغیچی میں جا چھپے وغیرہ۔ سطر ۲۔ حالانکہ سوامی جی کے والد نے صاف صاف سطر ۲ میں لکھے ہوئے لفظ کہے "کہ تو اپنی ماتا کا خون گردن پر لیا چاہتا ہے" (اگر سوامی صاحب نے زندہ ماں باپ کی نافرمانی اور زندگی بھر جُدائی کی آگ میں جلا کر ترپن کیا تمام آریوں کو سوامی صاحب کے جیون یعنی زندگی کو نمونہ بنانا چاہیئے۔)

قول نمبر ۶۔ ستیارتھ پرکاش سملاس ۴ فقرہ ۶۷۔ دیو ترپن۔ عالموں کو دیو کہتے ہیں۔ عالموں کی خدمت کا نام دیو ترپن ہے۔ فقرہ ۶۸۔ جو برہما کے پوتے مریچی وغیرہ کی طرح عالم ہو کر پڑھائیں ... سب کا ان کی خدمت اور عزت کرنا رشی ترپن ہے، (اس سے سوامی جی کو اپنی خدمت اور عزت کرانا مقصود ہے۔ کبیر) ورنہ

فعل نمبر ۶۔ دیکھو سوانح عمری صفحہ ۱۳۸ سطر ۸۔ سوامی جی نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے پائی جو سام ویدی یعنی سام وید کا عالم برہمن ہونیکے باوجود شیو مت کے پیرو تھے

چنانچہ اُنہوں نے پہلے انہیں رودری اور پھر سنگھتا (اصل وید) پڑہانے شروع کی۔“
(لہذا سوامی جی پر بوجہ بزرگ۔ عالم۔ رشی۔ باپ ہونے کے تپری ترین دیو ترین
وغیرہ کے حقوق تھے۔ مگر سوامی صاحب نے ایک رن یعنی قرضہ بھی نہیں چکایا اِن
قرضوں کے نہ چکانے والے کا جنم اکارت ہے ایسے شخص کو وید کا نندک یعنی بُرائی
کرنے والا ناستک کہتے ہیں) بدعہد و ناخلف اسی کو کہتے ہیں

قول نمبر ۷۔ سملاس ۴ فقرہ ۲۵۔ جس طریق پر اُن کے باپ دادا گئے ہوں اُسی طریق
پر اولاد بھی چلے لیکن جو راہ راست پر چلنے والے باپ دادا ہوں انہیں کے طریق پر
چلے اگر باپ دادا ریدہوں تو اُن کے طریق پر کبھی نہ چلیں کیونکہ اچھے دہرماتما
لوگوں کے طریق پر چلنے سے تکلیف کبھی نہیں ہوتی۔

فعل نمبر ۷۔ سوامی صاحب نے اپنے باپ دادا کے طریق پر نہ زمینداری کی۔ نہ گھر پر کر
پڑہا۔ نہ زمینداری کا کام کیا۔ نہ ریاست کی تحصیلداری کی جو اُن کے خاندان کا موروثی
عہدہ بقول سوامی صاحب تھا۔ نہ گانا ناچنا جیساکہ عام انکی کاٹہری برادری اور باپ
دادا کا پیشہ تھا اختیار کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی کے باپ دادا بدچلن اور
بدطریق ادھرمی تھے مگر بموجب سملاس ۴ فقرہ ۱۴۳

आत्मा वै जायते पुत्रः

اے فرزند! تو میرے عضو عضو سے پیدا ہوئے دیریہ (منی) اور دل سے پیدا
ہوتا ہے۔ اسلئے تو میرا آتما ہے۔ لہذا بدچلن اور بدطریق کا آتما بھی بدچلن ہی ہونا لازم
آئیگا جبکہ وہ تمام جسم کا عطر کھینچکر تیار ہوا ہے۔

اگر بفرض محال اس بات کو تسلیم کیا جائے کہ سوامی جی کے باپ دادا بد
طریق نہیں تھے تو اُن کے طریق کے خلاف چلنے والا بدطریق ہوگا۔ آگے آپ
انصاف کریں کون بدطریق تھا

قول نمبر ۸۔ ستیارتھ پرکاش سملاس ۵ فقرہ ۱۔ انسانوں کو واجب ہے کہ برہمچریہ

آشرم کو پورا کر کے گرہست (خانہ داری) میں داخل ہوں۔ اسکے بعد بان پرستھ یعنی جنگل میں رہنا اختیار کریں بعدازاں سنیاسی ہو جائیں آشرموں کی ترتیب اس طرح بیان کی گئی ہے۔

فعل نمبر ۸ سوامی دیانند کی جنم پتری یعنی زائچہ جو آجتک آریوں کے ہاتھ نہیں لگا۔ اور جیسا سوامی جی نے آجتک افشاء راز کے سبب چھپایا آریوں نے بھی پوشیدہ ہی رکھنا پسند کیا ہو ممکن ہے۔ دیکھو آئینہ افعال دیانند صفحہ ۱۸

سمبت ۱۸۸۱ بکرمی شاکھا سالباہن ۱۷۴۶ امتی بھادوں سدی ۹ روز پنجشنبہ مطابق سمبت ۱۸۲۴ بمقام موضع رامپورہ علاقہ ریاست موروی ملک کاٹھیاواڑ میں بخانہ بھجن ہری کا بڑی بوقت قریب بارہ بجے دن کے لڑکا پیدا ہوا ہے۔

زائچہ دیانند سرستی

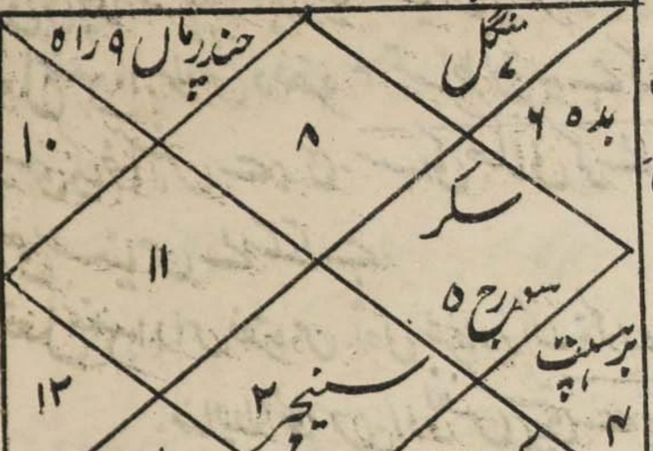

مول نکچھتر۔ پریت یوگ کولو کون ۱۔ چندر تاریخ ۹۔ آفتاب سنگہ کے حنتم انس ۱۸ اشٹ ۱۵۔ گھڑی ۱۰ پل برچھک لگن راس دہن سوامی برہسپت گن راکھس۔ برن چھتری شیو بھجن نام رکھا گیا جسکو سوامی صاحب اور آریوں نے مول شنکر ظاہر کیا۔ سوانحعمری صفحہ ۵۷ و ۵۸ ۔ اسمبت ۱۸۹۹ میں بمقام چانوڈ را کلیانی بعمر ۱۸ سال سوامی پورنانند سرستی نے سنیاس دیا۔ (یعنی سوامی دیانند نے وید کے حکم اور اپنے قول کے خلاف انسان ہونیکے فرض کو بھی پورا نہیں کیا اور سنیاس لے لیا۔ اب اس خجالت کے مٹانیکو کہ انسانوں میں ہماری گنتی نہ ہوئی سوامی

صاحب فرماتے ہیں۔ دیکھو

قول نمبر ۹ سملاس ۵ فقرہ ۳۔ برہمن گرنتھ کا قول ہے" جس دن ویراگ یعنی معرفت الٰہی ہوجائے اُسی دن گھر گرہست یا جنگل بان پرستھ آشرم چھوڑ کر سنیاس لیلے"۔

سوامی صاحب کے قول سے خانہ داری سے سنیاس کا لینا وہ بھی اُس صورت میں جبکہ ویراگ یعنی معرفت الٰہی حاصل ہوجائے لکھا ہے برہمچاری نابالغ کیواسطے اس سے اجازت نہیں ملسکتی۔ جیساکہ سوامی صاحب تھے

فعل نمبر ۹۔ دیکھو فعل نمبر ۸۔ ابھی سوامی جی کی عمر ۲۰ سال کی تھی سوامی جی کا برہمچریہ بھی پورا نہیں ہوا تھا سوانحعمری صفحہ ۵۰ سطر ۱۵۔ ہائے افسوس کہ آریوں کی آشرم بیوستھا کیسی دُرگتی کو پہنچ گئی .... سنیاس دینے والے گرو۔ نوجوان برہمن کو جس نے کوئی بھی پچھلا آشرم پورا نہیں کیا سنیاس آشرم جیسے کٹھن مرحلہ میں داخل کردیتے ہیں۔

قول نمبر ۱۰ سملاس ۵ فقرہ ۳۔ تیسرا طریق یہ ہے کہ جو پورا عالم ضابطہ الحواس نفس پرستی کی خواہش سے بری۔ سب کی بھلائی کرنے والا آدمی ہو وہ برہمچریہ سے بھی سنیاس لے سکتا ہے۔

فعل نمبر ۱۰ اس فقرہ میں۔ اول شرط ویراگ مذکورہ نمبر ۱۔ دوسری شرط پورا عالم ضابطہ الحواس۔ اور نفس پرستی سے بری ہونا ہے لہذا اول یہ دیکھنا ہے کہ سوامی صاحب کے سنیاس لینے کا سبب کیا تھا۔ آیا ویراگ تھا؟

جواب سوانحعمری صفحہ ۷۵ سطر ۲ اب ان کا ارادہ سنیاس آشرم میں داخل ہونیکا ہوا۔ کھانا پکانے کی تکلیف سے بچنے کے علاوہ سوامی جی نے سوچا کہ سنیاس آشرم میں داخل ہونے سے اُن کا نام تبدیل ہوجاویگا گھر کے آدمیوں کو ملنے کا پھر کوئی موقعہ نہ رہیگا۔ سطر ۷ اوشتی پنڈت نے بڑے زور سے سوامی کو سنیاس آشرم

میں دیکشت کرنے کی سفارش کی اور کہا کہ یہ برہمچاری ودیا کے پڑھنے کا بڑا شائق
ہے بیکس کھانا پکانے وغیرہ کے دھندوں کو خود پورا کرنے کی وجہ سے حسب اطمینان
تحصیل علم میں مصروف نہیں ہو سکتا (جناب اس کا نام تو ویراگ نہیں کھلاتا۔ کبیر)
دوسری بات پورا عالم ضابطہ الحواس وغیرہ۔

جواب۔ فقرہ بالا ہی سے بلگیا لکیر شدہ الفاظ طالب علم بتلا رہے ہیں پھر سوانحعمری مذکور میں بیسیوں شخصوں سے۔ بیسیوں جگہ جا جا کر سمبت ۱۸۸۱ سے تعلیم حاصل کی آخر مرتبہ سمبت ۱۹۱۷ میں مطابق ۱۴۔ نومبر ۱۸۶۰ء کو متھرا سوامی ورجانند کے آگے زانوئے ادب جا کر جھکایا اور پڑھنا شروع کیا اور بیاکھ سمبت ۱۹۲۰ میں سنیاس لینے سے پورے ۱۲ سال بعد تک تعلیم حاصل کی ایسی حالت میں کون کہہ سکتا ہے کہ سوامی دیانند سنیاس لینے کے وقت پورے کیا ادھورے عالم بھی تھے۔ پھر اپنی عمر میں دسیوں بار رائیں تبدیل کیں جو کوتاہی علم اور وید سے ناواقفیت کا ثبوت ہے۔ اگر وید کے عالم اور عامل ہوتے تو رائے اور رائے کا بدلنا بے معنی بات ہوئی۔ حکم وید کے مقابل رائے کوئی شے نہیں۔

قول نمبر ۱۰ استیارتھ پرکاش سملاس ۵ فقرہ ۴۔ یہ دیکھکر کہ تمام دنیوی عیش و حرات اعمال سے حاصل ہوتے ہیں برہمن ویراگ اختیار کرے۔ کیونکہ اکرت پرمیشور (عقل و حواس سے بالاتر، پرماتما) کرت یعنی محض عمل سے حاصل نہیں ہوتا۔ اسلئے کچھ نذر کے طور پر ہاتھ میں لیکر وید کے ماہر اور پرمیشور کو جاننے والے گرو کے پاس علم معرفت حاصل کرنیکے لئے جاوے اور وہاں جا کر تمام شکوک مٹا دیوے۔

فعل نمبر ۱۱۔ سوامی صاحب کی زندگی کے حالات اور کسی کتاب سے معلوم نہیں ہوتے کہ سوامی صاحب اپنے قول کے بموجب جو سراسر وید کے موافق ہے خود نذر لیکر کسی گرو کے پاس علم معرفت حاصل کرنیکو گئے اور معرفت حاصل کرکے ویراگی ہوئے

اور شکوک رفع کر کے سنیاسی بنے بلکہ دیکھو صفحہ ۱۸ اسطر ۱۱ سمبت ۱۹۲۴ وقتاً فوقتاً
آپ سوامی ورجانند کے پاس جاکر خود یا بذریعہ خط کتابت اپنے شکوک رفع
کرتے رہے یعنی۔ سنیاس لینے سے ۲۵ سال بعد تک شکوک رفع نہیں ہوئے تھے
سوانحعمری صفحہ ۱۳۰۔ علاوہ ازیں سوامی دیانند نے اپنی زندگی میں بہت سی دفعہ
رائیں تبدیل کیں ایک وقت تھا کہ وہ بقول خود شیومت کے پجاری تھے اور رودراکش
اور کنٹھی مالا پہنا تے تھے۔ پھر ایک وقت آیا کہ اُس کا کھنڈن کرنے لگے۔ ایک
وقت تھا کہ (دیکھو مباحثہ چاندا پور) ابدی موکش یعنی (نجات ابدی) کو مانتے تھے
کہ موکش پائی ہوئی آتما پھر واپس نہیں آتی۔ پھر وقت آیا کہ اپنی رائے تبدیل کر دی۔
صفحہ ۱۵۶ اسطر ۲۔ سوامی جی برودہ پہنچے یہاں سنیاسیوں اور برہمچاریوں کی صحبت سے
ویدانتی بن گئے۔ کس کو معلوم ہے کہ اگر زندہ رہتے تو اپنی بقایا عمر میں اور کیا رائیں تبدیل
کرتے جسقدر عمر بڑہتی جاتی تھی اُسی قدر اُن کی وِدّیا اور گیان (سمجھ) بڑہتا جاتا تھا
اُسی قدر روشنی اُن پر اپنا پرتو ڈالتی جاتی تھی۔ ایسی صورت میں کون کہہ سکتا ہے کہ
سوامی دیانند سرستی تمام وِدّیاؤں میں نربھرانت (جسکو کسی مسئلہ میں شک نہو) تھے
در صورت شکوک ناممکن ہے کہ سوامی صاحب کی روح کو مرنے تک اطمینان
نصیب ہو سکے پس نہ سوامی صاحب ویراگی ہوئے اور جو فعل کیا خلاف وید کیا
قول نمبر ۱۲۔ ستیارتھ پرکاش سملاس ۳ فقرہ ۵۴ سطر آخر۔ پس سب ورنوں کی
عورت مردوں میں علم اور دہرم کے ساتھ اشاعت ضروری ہونی چاہیئے۔ اس
اس منتر کو عورت پڑہے
इमं मन्त्रं पत्नी पठेत् یجر وید ادھیائے
۸ منتر ۸۔ اے مالک میں نے آپ کو شادی کے اصول کے مطابق قبول کیا ہے۔۔۔
آپ بہت زیادہ منی دینے والے ہیں میں آپکو دل خوش کرنے والا کھانا بنا کر دیتی ہوں
جیسے میں آپکو عالموں سے صحبت کی اجازت دیتی ہوں آپ مجکو دیجیئے۔ (بات تو انصاف کی ہے)

۱۔ کیا پورا عالم ضابط الحواس ایسی حرکات کر سکتا ہے

فعل نمبر ۱۲ سوانح عمری صفحہ ۱۸۷ ۔ سوامی جی کی عادت تھی کہ وہ عورتوں کو اپنے پاس نہیں آنے دیتے تھے ۔ اجمیر میں بہت عورتیں آپکا اُپدیش سُننے کو آئیں سب کو منع کر دیا لہٰذا یجروید میں عالموں سے صحبت کی اجازت کا منتر بیکار رہا ۔ یا سوامی صاحب کا عمل خلاف وید رہا ۔ کبیر

قول نمبر ۱۳ سملاس ۱۰ فقرہ ۲۳ مختلف قسم کی شراب ۔ گانجہ ۔ بھنگ ۔ افیون نہ پئے ۔

فعل نمبر ۱۳ ۔ سوانح عمری صفحہ ۱۷ سطر ۱ ۔ چانڈال گڈھ درگا کھو کے مندر میں جا اُترے اور اس جگہ وِنرات یوگ وِدیا کے پڑھنے میں اور اُس کے عمل میں مصروف رہنے لگے ۔ یہاں پر بھنگ پینے کی عادت پڑ گئی ۔ (قول کی تائید خوب کی)

آئینہ افعال دیانند صفحہ ۴۰ سطر ۷ ۔ سوامی جی کو تمباکو کھانا زیادہ پسند تھا ۔ یہاں اکثر سوال کرنیوالوں سے کہا کرتے تھے کہ تمکو سوال کرنے کی تمیز نہیں ہے پنڈت بھاگیرتھ جسنے آپکا حقہ بمقام میرٹھ چھڑایا تھا وہاں اتفاق سے آ گیا ۔ جہاں لیکچر ہو رہا تھے اُسنے سوامی صاحب سے کہا حقہ چھوڑ کر تمباکو کھانا شروع کر دیا ۔ یہ کام سنیاسیوں کے ہیں ۔ اُسکو پہچان کر بولے تو میرٹھ سے یہاں کیوں چلا آیا ۔ وہاں تو میرا حقہ تڑوا دیا تھا پنڈت جی نے کہا وہاں تو چلا گیا تھا یہاں تو میرا گھر ہے ۔ پس اُسی دم لیکچر بند کیا اور اگلے روز ۱۰ جنوری کو ریواڑی سے دہلی چلے گئے

قول نمبر ۱۴ سملاس ۴ فقرہ ۵۳ جتنا کاروبار دنیا میں ہے اس کا سہارا گرہ آشرم خانہ داری ہے ۔ اگر یہ آشرم نہ ہوتا تو اولاد کے نہ ہونے سے برہمچریہ ۔ بان پرستھ سنیاس آشرم کہاں سے ہو سکتے ؟ جو کوئی گرہ آشرم کی بُرائی کرتا ہے وہی بُرا ہے (شادی کر کے زمینداری ۔ کاشتکاری ۔ تجارت ۔ نوکری ۔ کوئی پیشہ وغیرہ کرنا اولاد پیدا کرنا خانہ داری ہے گھر گرہست کی دیکھ بھال ۔ مزید ۔ دیکھو سملاس ۴ فقرہ ۱۵۲ کی آخری عبارت ۔ اسلئے جو موکش یعنی نجات (مکتی) اور دنیوی

عیش و راحت کی خواہش کرتا ہو وہ پوری قابلیت سے گرہ آشرم میں داخل ہو۔ جو گرہ آشرم دُربل اندریہ (نامرد۔ کمزور) ڈرپوک اور کمزور آدمیوں کے حاصل کرنے لائق نہیں ہے اسکو قابلیت کے ساتھ اختیار کرے۔ (مہاراج جی نے گھر سے منہ دکھلا دیا۔ بظاہر ڈرپوک۔ کمزور۔ نامرد بھی نہ معلوم دیتے تھے۔ کبیر۔)

فعل نمبر ۱۴ سوانحعمری صفحہ ۱۴۷ بعمر ۱۲ سال شادی سے انکار کیا سطر ۹ شادی سے قطعی انکار کردیا گھر سے نکلکر بھاگ گئے آجتک گھر والوں کو پتہ نہ دیا۔ نہ شادی کی۔ فرمائیے آپنے عملاً گرہ آشرم کی بُرائی کی اور چیلوں کے واسطے بُرا بیج اپنے نمونہ کا بو گئے۔ کیا آپ کمزور تھے۔ ڈرپوک تھے۔ نامرد تھے۔ کچھ تو منہ سے کہو۔ آپ نے مکتی یعنی نجات کے ذریعہ کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کی لہذا جانے کس جون میں رینگتے پھرتے ہوگے۔ خودرا فضیحت دیگراں را نصیحت اسیکو کہتے ہیں۔

قول نمبر ۱۵ سملاس ۴ فقرہ ۱۲۶۔ عورت اور مرد کی پیدائش کا یہی مدعا ہے کہ وہ دھرم سے یعنی وید کے حکم کے موافق بیاہ یا نیوگ کرکے اولاد پیدا کریں۔ دنیوگ کے متعلق علیحدہ رسالہ لکھا جاچکا ہے جو عنقریب طبع ہوگا قابل دید ہے۔ کبیر)

فعل نمبر ۱۵۔ دیکھو قول نمبر ۱۴ سوامی جی نے نہ بیاہ کیا نہ نیوگ کیا۔ افسوس اپنے قول اور وید کے حکم کی تعمیل سے گریز کیا۔ اس سولی پر چڑھنے کا رام کے بھروسے اوروں کو ہی حکم دیا۔ اسکی سزا میں آپکو کون جون بھگتنی پڑیگی نجات تو ناممکن ہے۔ افسوس

۵ وید کے جو خلاف ہو عامل پائے مکتی وہ کس طرح جاہل

قول نمبر ۱۶ سملاس ۵ فقرہ ۴۔ دنیا کی شہرت یا فائدہ۔ دولت عیش۔ عزت اور اولاد وغیرہ کی محبت سے الگ ہوکر سنیاسی لوگ فقیر ہوکر رات دن نجات کی تدبیر میں مشغول رہتے ہیں۔

فعل نمبر ۱۶ آپ نے اپنی شہرت۔ فائدہ۔ حصول دولت و عیش و عزت

کے واسطے ستیارتھ پرکاش میں سملاس ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴- لکھے اور دنیا بھر میں تدابیر
مکتی کے خلاف لوگوں سے بک بک جھک جھک یعنی بحث مباحثہ میں اپنی عمر گذاری
عیش اڑائے۔ ہاتھی۔ پالکی۔ رتھوں میں چڑھے پھرے۔ شال دوشالے۔ چغے
دھوتی۔ ریشمی دوپٹے۔ اونی۔ باناتی۔ زردوزی پہنے مسہریوں پر سوئے کوٹھیوں
میں فروکش ہوئے۔ جو ایک سنیاسی کے واسطے قطعی حرام اور ناجائز خلاف حکم وید تھا
دیکھو آریہ سماچار میرٹھ کے حوالہ سے دیانند چھل اکپٹ درپن صفحہ ۵۸ سطر ۲۳
فہرست پارچہ سرخ دوشالہ کالدار یک دوشالہ زرد جوڑی یک دوشالہ سرخ یک
چادر پشمینہ یک۔ چوغہ سفید باناتی یک دوشالہ ریشمی جوڑ یک۔ دوپٹہ ریشمی دھوپ
چھاؤں کا یک چوغہ زردوزی ریشمی یک چوغہ ریشمی اکہرہ یک چوغہ سبز یک
کوٹ ریشمی دوہرا ایک پٹی سرخ۔ دھوتیاں ریشمی کنارے کی۔ دوپٹہ کلابتونی
یک وغیرہ وغیرہ۔ جب سوامی جی کے مرنے پر ۲۸۔ دسمبر ۱۸۸۳ء کو موہن لال۔
وشنو لال پنڈیا اُپ منتری پرا اُپکارنی سبھا نے اجمیر میں بھرے جلسہ میں اعلان
کیا کہ چار ہزار تین سو نقد موجود ہے اور گیارہ ہزار لوگوں سے لینا ہے۔ چار ہزار کا
پریس ۸۵ ہزار کی کتابیں موجود ہیں۔ دیکھو دیانند چرت درپن صفحہ ۷۴ سطر ۸۔
دولت کی خواہش تو یہاں تک رہتی رہی ہے کہ آپ میں ہوس کے ترک کا نشان
بھی نہیں ملتا۔ دولت کے حصول کے کیسے کیسے یتن (کوشش۔ تدبیر) کئے تھے
کہ ذاتی پریس کھولا۔ کتابوں کی قیمت دگنی تگنی مقرر کی۔ ہماری کتابوں کی کوئی
اصل یا نقل نہ چھاپے اسلئے اُنپر رجسٹری کرائی گئی لوگوں سے روپیہ
وصول ہونے پر کتابوں کی فروختگی کی کمائی پر بھی۔ ویاکرن کی کتاب چھاپنیکو
چندہ لیا اور کہکر کہ جلد وید بھاش چھپے گا۔ چندہ وصول کیا۔ اُپدیشک منڈلی
کے واسطے الگ ایک لاکھ کی اپیل کی منشی اندرمن کے مقدمہ کے نام سے چندہ

۵ وید کے غلط ترجمے کئے دولت جمع کی

کرکے ہضم کیا۔ آئینہ افعال دیانند صفحہ ۱۱۷

سوامی صاحب نہایت خوش خور تھے اس سے آپکا حواس پر غالب ہونا اور نفس پر قابو یافتہ ہونا ظاہر ہوتا ہے غرض ہر طریق سے دولت کمانے عیش اڑانے کی فکر دامنگیر تھی شہرت کے عاشق تھے خواہ مخواہ کسی سے جا جھگڑتے۔ جو وید کے قطعی خلاف ہے چنانچہ دیکھو یجر وید ادھیائے ۴۰ منتر ۱۱۔ اے انسانو! جیسے برہم سے ناواقف آدمی دھوئیں کے رنگ کوہر کی مانند جہل کے اندھیرے سے اچھی طرح ڈھکے تھوڑے سچ۔ جھوٹ۔ بحث مباحثہ میں لگے رہنے والے روح افزا یوگ ابھیاس کو چھوڑ لفظی معنوں کے متعلق تردید تائید میں لگ کر دنیا میں پھرتے ہیں ویسے ہی تم لوگ اس پرماتما کو نہیں جانتے۔

(غرض بحث مباحثہ کے شوقین ایشور کے جاننے سے محروم دنیا میں سرگرداں ہوتے ہیں) ایشور سے انکا کوئی تعلق نہیں ہوتا وغیرہ۔ (کبیر)

قول نمبر ۱۷۔ سوانحعمری صفحہ ۲۴ سطر ۱۷۔ جب تک مہادیو کو پرتکش (ظاہر) نہیں دیکھ لونگا تب تک اسکی پوجا نہ کرونگا۔

فعل نمبر ۱۷۔ سوانحعمری صفحہ ۱۷ سطر ۵۔ چانڈال گڈھ کے متصل ایک مندر میں جاکر رات بسر کی بھنگ کے نشہ میں۔ خواب میں مہادیو اور پاربتی کو اپنی نسبت باتیں کرتے سنا۔ پاربتی کہتی تھی کہ دیانند سرستی کی شادی ہوجاوے تو اچھا ہے لیکن مہادیو اس کی مخالفت کرتے تھے اور بھنگ کے نشہ کی طرف اشارہ کرتے تھے (یعنی مہادیو نے حسب وعدہ پرتکش درشن دئے مگر آپنے وعدہ پورا نہ کیا۔ عہد شکنی کی دریگیا بھنگ کی) اسکی بھی شاستر نے کوئی جون لکھی ہے یا نہیں؟ (کبیر)

قول نمبر ۱۸۔ ستیارتھ پرکاش سملاس پہلا فقرہ ۲۴۔ جو متحرک و ساکن۔ عالم میں موجود ہے وہ وشنو ہے۔ چونکہ پرماتما متحرک۔ غیر متحرک دنیا میں ہر جگہ موجود ہے اسلئے اس کا نام وشنو ہے۔

نیز اس تمام سملاس میں سوامی صاحب نے ثابت کیا ہے کہ ایشور سرو ویاپک یعنی ہر ہر ذرہ کے اندر موجود ہے۔ لہذا

فعل نمبر ۱۸ ۔ سوانحمری صفحہ ۱۴۲ سطر ۲۔ اس پتھر کے مہادیو پر چوہے دوڑتے ہیں اور اس کو خراب کرتے ہیں۔ (کیا سرو ویاپی ایشور پر چوہے نہیں دوڑتے اور ایشور سرو ویاپی پر پاخانہ پیشاب کرکے خراب نہیں کرتے۔ کبیر) کتھا میں جس مہادیو کا میں نے ذکر سنتا ہے وہ چیتن (صاحب قدرت) ہے۔ وہ اپنے اوپر چوہے کیوں چڑھنے دیگا یہ بت تو سر تک نہیں ہلاتا اور نہ اپنے آپکو بچا سکتا ہے میں اس کی پوجا نہ کرونگا (بہتر نہ کیجئے مگر ایسا تو سرو ویاپی پرماتما بھی نہیں کرتا اپنے اوپر ہگنے موتنے۔ چلنے پھرنے والوں کو کبھی نہیں ہٹاتا۔ پھر کیا سرو ویاپی ایشور بھی چیتن نہیں۔ لہذا یہ دلیل چیتن نہ ہونیکی صادق نہ آئی۔ لہذا آپ پر مہادیو کی پوجا لازم ہوئی یا اسی حیثیت اور کیفیت کو ایشور میں موجود پاتے ہوئے اس کی پوجا سے بھی پرہیز واجب ہوا آئندہ آپکو اختیار ہے ایک ناقص کو چھوڑا دوسرا ناقص اختیار کیا یہ تو وہی تین بیسی وہی ساٹھ ہوا۔ کبیر)

قول نمبر ۱۹ ۔ سملاس ۵ نقرہ ۸۔ اے رشیو! یہ چاروں یعنی برہمچریہ۔ گرہست بان پرستھ اور سنیاس آشرم کرنے برہمن کا دہرم (یعنی فرض) ہے

فعل نمبر ۱۹ ۔ سوانحمری صفحہ ۸۰ سطر ۱۸۔ ہائے افسوس (سوامی دیانند) برہمچاری روٹی پکانے کے جھگڑے سے بچنے کے لئے سنیاس لیتے ہیں ۔۔۔ اور گرو ۔۔۔ نوجوان برہمن (سوامی دیانند) کو جس نے کوئی آشرم پورا نہیں کیا۔ سنیاس آشرم جیسے کٹھن مرحلہ میں داخل کر دیتے ہیں۔ (سوامی دیانند کا یہ فعل اپنے قول سے جو گویا وید کا حکم ہے اسکے بموجب اپنے کو برہمن ثابت نہیں کرتا۔ کیونکہ برہمن کا دہرم مذکورہ بالا پورا نکرنے سے سوامی صاحب نے اپنے کو برہمن بھی ثابت نہ کیا۔ کبیر)

قول نمبر ۲۰ ستیارتھ پرکاش سملاس ۹ فقرہ ۶۔ مکتی اور بندھ عارضی ہیں۔ کیونکہ اگر طبعی ہوتے تو بندھ اور مکتی دور نہوتے۔ فقرہ ۲۳۔ یہ بات کبھی نہیں ہوتی کہ جنم لینے اور مرنے میں نہ آویں کیونکہ اول تو جیو کی طاقت جسم وغیرہ سامان اور ذریعے محدود ہیں۔ پھر اسکا نتیجہ لاانتہا کیسے ہوسکتا ہے۔...... اگر مکتی سے لوٹ کر کوئی بھی جیو اس دنیا میں نہ آوے تو دنیا کا سلسلہ ٹوٹ جائے یعنی جیو ختم ہو جانے چاہئیں (مباحثہ چاند اپور اسکا کافی جواب ہے)

فعل نمبر ۲۰ سوانحمری صفحہ ۳۱۶ سطر ۱۲۔ مکتی کہتے ہیں چھوٹ جانیکو۔ جتنے دُکھ ہیں اُن سے چھوٹ کر ایک سچدانند سروپ پرمیشور کو حاصل ہو کر سدا آنند میں رہنا۔ اور پھر جنم مرن وغیرہ کے دُکھ ساگر میں نہیں گرنا اسی کا نام مکتی ہے۔

راستی کہیں نہیں دنیا میں سروکار جنہیں — ہیں وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والے۔

قول نمبر ۲۱ سملاس ۵۔ فقرہ ۲۔ میں آٹھواں نشان دہرم کا یہ بتلایا ہے۔ "ودیا یعنی مٹی سے لیکر پرمیشور تک کا علم بخوبی ہونا اور اُس سے مناسب فائدہ اُٹھانا"

فعل نمبر ۲۱ ہمارا تمام رسالہ سوامی جی کے قول و فعل کا فوٹو ہے جس سے انکا مٹی سے لیکر پرمیشور تک کا عالم ہونا اور ویدوں کی ظلمرانی۔ تاریخ دنیا۔ روح و مادہ وکیا قربانی فعل جدید ہے[1]۔ وغیرہ ہمارے تمام رسالے اسی بات کا ثبوت ہیں کہ سوامی جی کو ودیا نتھی جیسا کہ اُن کے قول سے ہونی چاہئے۔ پھر رسالہ ہذا میں قول نمبر ۱۱ کہ سوامی جی ہمیشہ اپنی رائے پلٹتے رہے ہیں وغیرہ عالم وید کو جو کچھ وید سے معلوم ہوگیا وہی قابل عمل ہے رائے کا پلٹنا اسکا کافی ثبوت ہے کہ سوامی دیانند وید پر اپنے عقاید کا انحصار نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ اپنی سمجھ میں جو کچھ آگیا اُسی کے پیچھے ہولئے۔ سوانحمری صفحہ ۱۲۹۔ سطر ۱۱۔ ایک دفعہ ایک بچے نے سوامی جی کی پاکرن میں غلطی پکڑی اور انکو تسلیم کرنی پڑی۔ سطر ۱۸۔ اگر میں کناد رشی کے زمانہ میں ہوتا تو اسوقت میرا شمار عالموں میں ہونا مشکل تھا۔ (سوامی جی کو مہرشی کہنے والے نوٹ کریں)

[1] ویدوں کی فحش بیانی۔ الہام جدید۔ تعداد ازدواج۔ تر نا نہیں نیوگ